RARE BOOK
NOT TO BE ISSUED
۳۷۶۳۶

بفضلہ تعالیٰ شانہٗ

مثنوی لقمۂ شیرین

CHECKED

اسم تاریخی

Checked
1987

مفادِ اخرت

۱۳۲۶ھ

مصنفہ مہذب البیان رطب اللسان مولوی میر محمود علیضا لایق تخلص مصدر او وکیل ہائیکورٹ
حسب فرمایش سید عباس حسین ابن مولوی میر صادق علی مرحوم و مغفور رضی اللہ عنہما

در مطبع فخر نظامی جمعہ بازار

CHECKED 1995

بسم اللہ الرحمن الرحیم

دل سے کر حمد اوسکی اے لایق سدا
جو نہین ہے تیری تہ رگ سے جدا

ذات واحد اوسکی ہے اور لاشریک
کوی بھی جس کا نہین حقا شریک

مثل ہے اوس کا نہ کوئی ہے نظیر
ہے مقرر وہ ہر اک شے پر قدیر

وہ رحیم و ساتر و غفار ہے
وہ کریم و قادر و مختار ہے

سارے عیبون سے بری ہے اوسکی ذات
تابع فرمان ہے ساری کائنات

جسنے تجھکو خاک سے ظاہر کیا
قطرۂ ناپاک سے طاہر کیا

شکر کرنیکے لیے دی ہے زبان
ذکر مین اوسکے رہے تا ہر زمان

تجھکو دی اسواسطے عقل و خرد
کر سکے تا امتیاز نیک و بد

ساری خلقت مین شرف ہے انتخاب
اشرف المخلوق ہے تیرا خطاب

تجھکو دی ہین اوسنے کیا کیا نعمتین — ہین فزون ماں باپ سے بھی شفقتین
حمد اوسکی ہو نہ اک شمہ بیان — ہر بُنِ مو بھی اگر ہووے زبان
یادِ حق مین آپ کو مصروف رکھ — دلکو یادِ غیر سے معطوف رکھ
فعل بد ہرگز نہ کر ناظر ہے وہ — یہ سمجھ لے ہر جگہ حاضر ہے وہ
تو ہمیشہ اوسکی قایم رکھ نماز — خاک پر اپنا جھکا فرقِ نیاز
اوسکی طاعت مین جو ہوگا معتکف — سِرّ باطن تجھپہ ہوگا منکشف
ہو اگر بیمار یا ہو تندرست — بندگی مین اوسکی رہ چالاک و چست
چاہیئے ہر حال مین شکرِ خدا — تذکرہ اوس کا رہے لب پر سدا
کسطرح ہوگی گناہون سے گریز — آئیگا جسوقت روزِ رستخیز

مناجات بدرگاہ قاضی الحاجات

خالق کون و مکان ربِّ زمن — تو ہے بیشک اے کریم ذوالمنن
مہربان کوئی نہین تیرے بغیر — کر اُسی عاقبت میری بخیر
کچھ نہو تیری محبت کے سوا — یادِ غیر آئے نہ دل مین اک ذرا
دل سے میرے جرم کی ظلمت ہو دور — بڑھتا جائے روز و شب ایمان کا نور
کر مُبدل نور سے غفلت کا زنگ — معرفت کا چاہتا ہون آب و رنگ

دل مین روشن کر چراغ معرفت
داغ ہون گلہائے باغ معرفت

مجھکو دکھلادے وہ راہ مستقیم
ویسکے وہ کانہ شیطان رجیم

معصیت عصیان خطا لغزش نہو
فضل تیرا ہو تو کچھ پرسش نہو

تو عطا کر مجھکو ایسی معرفت
چاہیئے عارف کو جیسی معرفت

تیری طاعت مین کمر بستہ رہون
بندگی مین تیری پیوستہ رہون

ہون گناہون کے سبب سے شرمسار
تیری رحمت کا ہون مین امیدوار

رحم کر تو جب لبونپر جان ہو
نزع کی مشکل مری آسان ہو

تو بچا مجھکو فشار قبر سے
عالم تاریک و تار قبر سے

پرسش و کنج مزار ہولناک
جسکی ہیبت سے جگر ہوتا ہے چاک

جسطرح امید ہے تجھسے یہان
حشر مین بھی دیجیو یارب امان

کیون نہو پھر خوف میزان و صراط
پُر معاصی ہون مین کیا میری بساط

کوی بھی میرا نہین تیرے سوا
ہر جگہ مجھکو بچالے ای خدا

ہین خطائین میری بیحد بیحساب
عفو کردے تو نہ کوئی لے حساب

آتش دوزخ سے گھبراتا ہون مین
کثرت عصیان سے شرماتا ہون مین

حشر مین یارب ترا عبد ضعیف
سبکی نظرون مین نہو جائے خفیف

بخشدے عصیانکو میرے ہون اثیم | یا غفور و یا کریم و یا رحیم

در نعت رسول مقبول

تو کہان اے دل کہان نعتِ رسول | ہو گیا ہے رحمت حق کا نزول

بادشاہِ انبیا سلطانِ دین | بہترین اوّلین و آخرین

باعث ایجادِ ارض و آسمان | جسنے کی اک پل مین سیر لامکان

صاحبِ معراج اور ختمِ رسل | تابع فرمان ہین جسکے جزو و کل

ناسخِ ادیان سابق ہین یہی | واقفِ اسرارِ خالق ہین یہی

ایا ہے قرآن جن پر وہ نبیؐ | ہے شفیع روزِ محشر وہ نبیؐ

وہ نبیؐ دایم رہیگا جسکا دین | وہ نبیؐ جو رحمۃ للعالمین

جو کہ محبوبِ خدا ہے اور حبیب | ہو گیا ایسا نبیؐ ہمکو نصیب

سرورِ کون و مکان اُمّی لقب | جس کا پاکیزہ حسب ہے اور نسب

احمدِ مرسل شہِ لولاک ہے | اور محمدؐ جس کا اسم پاک ہے

حق نے کی انکی ثنا قرآن مین | بلکہ ہے قرآن انہین کی شان مین

ہین یہی فخرِ رسولانِ سلف | جانشین انکا علی شاہِ نجف

ہے لقب جسکا امیر المومنین | شیرِ حق اوستادِ جبریلِ امین

حسکو خالق نے عطا کی ذوالفقار
جنگ سے بہاگا نہین جو زینہار

وہ ولیِّ حق ہے اور دستِ خدا
وہ نہین ہے نورِ احمدؐ سے جُدا

جنسے مردونکو عطا کی ہے حیات
شیر سے سلمانؑ کو جسنے دی نجات

مدح جسکی لافتا الا علیؑ
لحمکَ لحمی ہے ارشادِ نبیؐ

شان مین آیا ہے جسکی انّما
شان مین آیا ہے جسکی ہل اتیٰ

بت شکن اور راکبِ دوشِ نبیؐ
تھا جلی جسپر ہر اک رازِ خفی

قوّتِ بازو ہے اور نفسِ رسول
والدِ سبطین اور زوجِ بتول

نایب اسکے بعد ہین گیارہ امام
بھیجو دایم انکے اوپر تو سلام

بیان تعریف ایمان و صاحب ایمان

تجھ مین ایدل گر نہین ایمان کا نور
رحمت حق ہے ہمیشہ تجھسے دور

داغ عصیان دور اے سفاک کر
کینہ سے سینہ کو اپنے پاک کر

غیرِ حق آوے نہ لب پر کوئی حرف
دلکو اپنے کر مئی عرفان کا ظرف

دلمین ایمان کے اگر آثار ہون
لب پہ بھی اقرار کے اذکار ہون

ہے علامت یہ ہر اک دیندار کی
یعنی ہو ایمان و علم اور حلم بھی

ایک حق کا جاننا ایمان ہے
بعد پیغمبرؐ ہے اور قرآن ہے

اتفاقاً ایک نے آکر کہا — تیرا دشمن فوج لیکر آگیا
سنتے ہی اوسکو ہوا یہ اضطراب — تاج شاہی گر گیا سر سے شتاب
اک وزیر نیک تب پاکر یہ طور — دل مین بس کرنے لگا یہ فکر و غور
یہ خدا ہوتا تو کیون ہوتا خطر — کیون کسیکا اسکو ہوتا اتنا ڈر
یہ نہین ہرگز صفات بے نیاز — قادر و یکتا ہے ذات بے نیاز
ان وزیرون کا یہی دستور تھا — جمع ہوتے تھے ہر اک دن ایک جا
آئی تھی اوس روز باری اوسکے گھر — پڑ گیا تھا فکر مین جو سر بسر
حسب عادت کھانا پکوایا نفیس — جمع اک جا ہو گئے وہ سب انیس
بولا ہون اک فکر مین مین صبح و شام — ہو گیا ہے خواب و خور جس سے حرام
پوچھا اون سب نے کہ وہ کیا ہے خیال — کر بیان ہمسے بھی اپنے دل کا حال
اوس وزیر نیک نے تب یہ کہا — سوچتا رہتا ہون مین دل مین سدا
بے ستون کس نے بنایا آسمان — زیر سایہ جسکے ہے سارا جہان
دن عیان مہر منور سے کیا — رات کو نور مہ و اختر دیا
حسن گردون ثابت و سیارے — اور قیام ارض ہے کہسارے
حکم سے کس کے برستا ہے سحاب — ہے صدف مین گوہر اور گوہر مین آب

کسنے پیدا بطنِ مادر سے کیا
کسنے ذہن مدرکہ سر مین دیا

روح داخل کسنے آب و گل مین کی
اور تمیزِ نیک و بد ہر دل مین دی

رات دن مجھکو یہہ فکر و غور ہے
غیرِ دقیانوس کوئی اور ہے

اوسکو اپنا چاہیئے کہنا خدا
جسنے سارے خلق کو پیدا کیا

ہے یقین پکا اوسی کی ذات ہے
اور بے ہمتا اوسی کی ذات ہے

بس وہی بے شبہہ ہے جان آفرین
ہے وہی لاریب ربّ العالمین

سنکے یہہ سب ہو گئے وہ مستقیم
بولے تجھکو دے خدا اجرِ عظیم

تجھسے ہمکو ملگئی راہِ نجات
کیا کرین بتلا تو اب آئینکذات

تب کہا اسنے کہ ہے تدبیر ایک
دلمین یہہ آئی ہے میرے رائے نیک

ہم یہان سے گر نکلجائین کہین
راستہ ایمانکا پائین بالیقین

بولکر یہہ باغ کی جانب گیا
بیچکر خرمہ کو کچھ زر رکھ لیا

الغرض سب ملکے نکلے شہر سے
پا پیادہ جب گئے فرسخ چلے

ہو گئے مجروح اون سبکے قدم
خون تہا پاؤن سے جاری دم بدم

صاحبِ ایمان تھے وہ فرخندہ پے
دینِ حق کا راستہ کرتے تھے طے

اتفاقاً ایک چرواہا ملا
ان مین سے اک نے کہا پانی پلا

عرض کی اوسنے جو کچھ منظور ہو — پاس میرے ہے مہیا مجھ سے لو
دیکھکر پرتمکو ہوتا ہے گمان — خوفِ شہ سے بھاگ آئے ہو یہان
بولے سب اچھی نہین ہی جھوٹ بات — راستی دیگی ہمین شر سے نجات
مختصر سب نے بیان کی کیفیت — اور ظاہر کی خدا کی معرفت
سنکے تب وہ اونکے قدمونپر گرا — اور کہا فرمایا جو کچھ ہے بجا
میرے دل مین بھی یہی آئی تھی بات — دوسرا بیشک ہے ربّ کائنات
دیجئے مجھکو اجازت اس قدر — اوّن مین بھی بکریون کو چھوڑکر
گو نہین لایق ہون صحبت کے لئے — لیجئے ہمراہ خدمت کے لئے
الغرض چرواہا جاکر آگیا — کُتّا اوسکا پیچھے اوسکے ہولیا
بولا اوٹھے اوس کلب کو سب دیکھکر — اِسکے عوعو سے ہمین ہوگا ضرر
سب نے قصد سنگساری جب کیا — تو بحکم حق وہ سگ گویا ہوا
مارتے ہو کسلئے پتھر مجھے — جانتے ہو کسلئے تر مجھے
اک نہ اکدن کام آوّن گا ضرور — شر سے اعدا کے بچاؤنگا ضرور
یہ چھ تھے چرواہا ایمین سات وان — اور وہ سگ بھی ہوگیا ہمرہ روان
لیگیا اک کوہ پر چرواہا جب — سانس پھولی تھک کے بیٹھے سب کے سب

سامنے اک غار تھا اور اک کنواں
جس کا پانی مثلِ موتی کے عیاں

جانبِ چشمہ کے اک تھے شجر
جنمین شاداب اور رسیدہ تھے ثمر

ہو گیا تکلیف مین جب دن تمام
واسطے راحت کے آیا وقتِ شام

میوے کھائے پانی چشمہ کا پیا
غار مین ہر ایک جاکر سو رہا

جب وہ سوئے تو بفرمانِ خدا
روح اونکی ہو گئی تن سے جدا

اور حفاظت کو ہر اک کی دو ملک
ہین معیّن اور رہین گے حشر تک

ہر برس مین ایک یا دو مرتبا
اونکے پہلو کو بدلتے ہین سدا

رحمتِ خالق ہوی سایہ فگن
کچھ نہ بوسیدہ ہوے اونکے بدن

تن تو کیا بگڑا نہ اک تارِ لباس
چین سے سوتے رہے وہ حق شناس

آئی دقیانوس کو ان سبکی یاد
عید گہ سے جب پھرا وہ بدنہاد

پوچھی ہر اک سے وزیرون کی خبر
دست بستہ بول اوٹھا اک خیرہ سر

ہو گئے ہین شہر سے تیرے فرار
جانتے تجھکو نہتھے پروردگار

سنتے ہی بس غیظ مین وہ آگیا
اور تعاقب اون وزیرون کا کیا

جا چھپے تھے وہ جہان اوس غار پر
ہو گیا اس دشمنِ دین کا گذر

دیکھتا کیا ہے کہ باحالِ خراب
پاون ہین مجروح اور ہین بینِ خواب

بولا کوئی اب نہ انکو دے سزا — اپنے ہاتھون پائی ان سب نے سزا
تب کیا معمارون کو فوراً طلب — کر دیا اوس غار کا منہ بند سب
بولا اپنے یارون سے تب بد صفات — کہہ دو ان سے دے خدا انکا نجات
شہر کیجانب وہ پھر واپس ہوا — دلمین اپنے خوش ہوا بے انتہا
بعد مدت کے ہوا جب حکم رب — ہو گئے وہ خواب سے بیدار سب
خواب سے حاصل جو بیداری ہوئی — دلمین اونکے فکر یہ طاری ہوئی
رات ساری خواب مین اپنی کٹی — طاعت خالق نہ کچھ ہمسے ہوئی
دل مین یہ کہتے جو نکلے غار سے — اور اوس چشمہ کیجانب جب گئے
دیکھتے کیا ہین کہ سوکھے ہین شجر — خشک چشمہ کا ہے پانی سر بسر
دیکھکر یہ سخت حیرانی ہوئی — پر نسمجھے وہ یہ راز معنوی
سب نے تب آپسمین کی یہ قیل و قال — ایک شب مین ہو گیا کیسا یہ حال
اور ہمین اسدم بہت ہے اشتہا — شہر کو جائے کوی بھر غذا
ایک نے ظاہر جو کی آمادگی — متفق ہو کر دعا یہ سب نے کی
شر سے دقیانوس ملعون کے بچائے — پھر یہان خالق سلامت تجھکو لائے
الغرض وہ روپ بدلے برملا — لیکے درہم شہر کیجانب چلا

وہ نتھے دیکھا تھا جو کچھ پیشتر
رہ مین آثار اور ہی آئے نظر

باصد استعجاب طے کرتا تھا راہ
ہر طرف حیرت سے کرتا تھا نگاہ

شہر مین داخل ہوا جب وہ جوان
پائی اوسنے نانبائی کی دکان

اُس دکان کی سمت وہ مائل ہوا
دیکے درہم نان کا سائل ہوا

پوچھا جب اس شہر کو کہتے ہین کیا
شہر ہے افسوس تب اُسنے کہا

پوچھا پھر ہے کون شاہِ نامدار
بولا وہ ہے عبدِ رحمان شہریار

سُنکے نام شہ وہ حیران ہوگیا
تہا تعجب کیا یہ سامان ہوگیا

لیکے درہم نانبائی نے کہا
ہے بہت وزنی یہ درہم اور بڑا

مجھکو اس درہم پہ ہوتا ہے گمان
تونے پایا ہے خزانہ ایجوان

بولا وہ جب ہم نکلکر شہر سے
بہاگے دقیانوس کے تھے قہر سے

بیچا خرمہ تو ملے درہم ہمین
ہمنے پایا ہے خزانہ تو نہین

غالبا جسکو ہوے ہین تین روز
غار مین سب ساتھ والے ہین ہنوز

نانبائی بولا حیرت ہے مجھے
کسطرح سچا مین جانونگا تجھے

کب زمانہ ہے یہ دقیانوس کا
جھوٹ کی تیرے ہے کچھ بھی انتہا

قصہ کوتہ پھر پکڑکر اوس کا ہاتھ
شاہ کے نزدیک لایا اپنے ساتھ

نانبائی نے بیان کی کیفیت — اور دراہم کی وہ ساری کیفیت

وہ جوان تب شہ کو پاکر ہمکلام — باادب پہلے بجالایا سلام

دست بستہ سب سنائی سرگذشت — دین حق کی جانب اپنی بازگشت

سب وہ دقیانوس کا قہر و عتاب — اور دراہم کا وہ کرنا دستیاب

ساتھ ہونا راہ مین چرواہے کا — اور کتے کا وہ سارا ماجرا

جانا اپنا وادی پرخار مین — اور وہ سوجانا سب کا غار مین

سُنکے سبکو ایک حیرت ہوگئی — شہر مین فی الفور شہرت ہوگئی

واسطے تصدیق کے ہوکر مصر — اوس جوان سے شاہ نے فرمایا پھر

تو اگر اس شہر کا ہے اے جوان — نام تیرا کیا ہے اور گھر ہے کہان

نام سُنکر بولے سب اے بادشاہ — نام ہے اوس عہد کا لے اشتباہ

جسگھڑی اوسنے دیا گھر کا پتا — شاہ نے فرمایا چل مجھکو بتا

یون تماشے کو تہا خلقت کا ہجوم — آسمان پر جمع ہون جیسے نجوم

الغرض ہمراہ اوسکو لے گیا — دیکے دستک در پہ وہ ٹھہرا رہا

اوس مکان سے نکلا اک مرد شریف — ہوگیا تہا جو بہت پیر و ضعیف

شہ نے فرمایا یہہ کہتا ہی جوان — جس مین تو رہتا ہے اسکا ہے مکان

پیر نے پوچھا کہ تیرا کیا ہے نام
وہ جوان بولا کہ تملیخی ہے نام

سنتے ہی کچھ ہوگئی ایسی خوشی
کچھ نہ تاب ضبط پھر باقی رہی

چومکر سر پر رکھے اوسکے قدم
اوسنے پھر اللہ کی کہائی قسم

اور کہا یہ جدّ امجد ہے مرا
باپ سے مینے سنا ہے تذکرا

قہر دقیانوس سے ہوکر فرار
تھے چھپے جاکر چھ انسان مین غار

ایک اون مین سے مرا جد ہی یہی
شکر ہے جسکی زیارت ہوگئی

ان سبھونکو شہر سے ہوکر جدا
تین سو نو سال کا عرصہ ہوا

سنتے ہی فرمایا پھر اوس شاہ نے
ایجوان وہ یار تیرے کیا ہوئے

بولا وہ اوس غار مین زندہ ہین سب
فضل حق جنپر ہو وہ مرتے ہین کب

شاہ نے پھر اوسکو باصد افتخار
دوش پر اپنے کیا فوراً سوار

لوگ سارے چومتے تھے دست و پا
پائی جاتی تھی اونہین شان خدا

الغرض وہ شاہ اور سب اہل دین
آگئے اوس کوہ کے جسدم قرین

بولا وہ اکدم اگر سب جائینگے
خوف ہوگا وہ بہت گھبرائینگے

اونکو دقیانوس کا ہوگا گمان
زندگی ہوگی اونہین بیحد گران

سب سے پہلے غار مین جاتا ہون مین
بعد ازان پھر سبکو بلواتا ہون مین

شاہ نے سُنکر کہا یہ خوب ہے
تم بزرگونکی خوشی مطلوب ہے

غار مین جسوقت وہ داخل ہوا
بولا سب سے قصۂ حیرت فزا

ایک بولا سوئے ہم اک روز تک
یا کہ دو دن سوئے ہین بے ریب و شک

بولا وہ تمکو نہین معلوم ہے
عہد دقیانوس کا معدوم ہے

خواب مین ہم اوس زمانیسے رہے
تین سو نو سال جس کو ہو گئے

کچھ تعجب کا نہین ہے یہ مقام
فضل خالق مین نہین ہرگز کلام

سنکے سب کے سب ہوے کچھ ایسے دنگ
زندگی سے ہو گئے اپنے تبنگ

ہمزبان ہوکر وہ سب کہنے لگے
فتنہ عالم کے لئے ہم ہو گئے

بہتر اس سے ہے کہ بس مر جائین ہم
اس زمانہ مین نہ منہ دکھلائین ہم

ہاتھہ اٹھا کر بولے وہ یا ذُالجلال
ہو ہماری نیک عقبیٰ اور مآل

ہے دعا اسدم کہ نکلے تنسے جان
دہر دون سے ہمکو ملجائے امان

ہو گئی مقبول اون سبکی دعا
حاصل اونکا ہو گیا بس مُدعا

ہو چکا بس ذکر ارباب شرف
پھیر خامہ کو تو مطلب کیطرف

صاحب خدمت ہو کوی یا امیر
ہو سلاطین کا مقرب یا وزیر

مال دنیا سے ہو کیسا ہی غنی
پر طبیعت مین نہو مائل منی

کیسی ہی عشرت کی محفل مین رہے
خوف خالق کا مگر دل مین رہے

جان جاتی ہے تو جانے دے ولے
ہاتھ سے ایمانکو جانے نہ دے

اہل ایمان کو نہین ڈر کفر کا
اہل ایمان کا معاون ہے خدا

ہے حدیث معتبر رکھ اسکو یاد
حرمت مومن ہے قرآن سے زیاد

رنج مومن کو نہ دے تو زینہار
تجھ سے رنجیدہ نہو پروردگار

ہے یہ قول نکتہ دان علم و عقل
نظم مین کرتا ہون اسجا اوسکی نقل

بہترین خلق اور حکمت ہے یہ
حاصل ایمان احدیت ہے یہ

دین اور ایمان ہے مثل شجر
اتقا و زہد ہے جس کا ثمر

ہین جڑین اوسکی نماز صبح و شام
پائیداری جس سے رہتی ہے مدام

دل سے ہے ایمان لانا مثل آب
نخل ایمان کو ہے جس سے آب و تاب

اس شجر کی ڈالیان ہین بیگمان
چاہنا ہر دم سرور مومنان

ساق حسب شرع ہے دینا زکوات
برگ ہین اسکے پسندیدہ صفات

الغرض مومن کا ہے باغ جنان
اور کافر کا ہے دوزخ مین مکان

بیان مذمت فریب شیطان

جانتا ہون تجھکو اے نفس پلید
تو ہے مخفی یار شیطان علیہ

ہے مراد دشمن تو شیطانِ لعین
تو مگر دہوکا نہ مجھکو دے کہین

ہے مراد وہ دشمنِ روزِ الست
لیکن اوسکا تو نہ بنجا زور دست

کچھ نہ شیطان کا چلیگا مکر و کید
نفس کو لاتق کیا گر تو نے قید

نفس تیرا تجھپہ گر غالب ہوا
زینت دنیا پہ تو راغب ہوا

تجھ سے سرزد ہونگے افعال قبیح
تیرے لب پر ہونگے اقوال قبیح

نفس سے اپنے کریگا گر جہاد
دین و دنیا مین تجھے ہوگا مفاد

تب کریگا تو حذر شیطان سے
اور بچیگا ہر طرح نقصان سے

قصۂ آدمؑ نہین تو نے سنا
اونسے ابلیس لعین نے کیا کیا

حضرت آدمؑ بنے جب خاک سے
تھا منور جسم نور پاک سے

بعد آدمؑ خلقتِ حوّا ہوئی
دیکھکر آدمؑ ہوے بیحد خوشی

تب کہا حق نے ملاءِ قفہ کرین
سب ملک اسکے لئے سجدہ کرین

تب کیا ابلیس نے دلمین گمان
مجھسے آدمؑ کو بھلا نسبت کہان

آگ سے مین اور وہ ہے خاک سے
اسکو کیا نسبت مری ادراک سے

الغرض سب نے کیا سجدہ ادا
پر نہ سجدہ کے لئے شیطان جھکا

یہ تکبر دیکھکر شیطان کا تب
حق نے فرمایا بصد قہر و غضب

Check
1987

حکم سے میرے کیا کیون انحراف — دل مین جو کچھ ہو بیان کر صاف صاف
و سنے اپنا جب کیا اظہار حال — یہ ہوا حکم خدائے ذو الجلال
تو نے نافرمانی کی اے پُر دغل — تو بہشت و آسمان سے اب نکل
راندۂ درگاہ تو مردود ہے — باب رحمت تجھپر اب مسدود ہے
آدمؑ و حوّا کو پہنچا یہ پیام — خلد رہنے کا تمہارے ہے مقام
باغ جنّت کی کرو ہر وقت سیر — رکھتا ہے شیطان لیکن تم سے بیر
اسلئے میری ہے تاکید اکید — ہے تمہارا دشمن ابلیس عنید
گر چلیگا تمپر اوسکا مکر و زور — اس ریاض خلد سے تم ہونگے دور
نخل ممنوعہ کی قربت مین نجاؤ — پھل کوئی زنہار تم اوسکا نکھاؤ
سبکہ تھا ابلیس ملعون اشد — بھڑکی اوسکی آتش بغض و حسد
ہوکے تب وہ سانپ کے منہ مین نہان — آیا حوّا کے قرین بین جنان
کچھ ہوی حوّا سے ایسی گفتگو — آگئی ترغیب مین وہ نیک خو
بسگھڑی دھوکے مین حوّا آگئین — قول پر شیطان کے گندم کہا گئین
دسمین سے آدم کو بھی لا کر دئے — حکم حق سے سر بسر غافل ہوئے
کہنے مین حوّا کے ایسے آگئے — حضرت آدمؑ بھی گندم کہا گئے

کہلاتے ہی گندم بہت نادم ہوئے — بول اوٹھے افسوس ہم آثم ہوئے
ترک اولے کے ہوئے جب مرتکب — جسم نورانی ہوا سب منقلب
ہوگیا بس دور نورانی لباس — ہوگیا طاری بہت خوف وہراس
آدمؑ وحوّا ہوئے گریہ کناں — حکم حق سے آئے بیرون جناں
سُن چکا تو آدمؑ وحوّا کا ذکر — تجھکو بھی جُل دینے کی اوسکو ہی فکر
کیا ہوا کمبخت کچھ تو شرم کر — کچھ تو کر اللہ کا خوف و خطر
نفس کی اپنے نکر تو بندگی — حشر مین ہوگی تجھے شرمندگی
دو ملک ہین دونو کاندھو پر سوار — لکھتے ہین نیکی بدی لیل و نہار
کر رہا ہے روز و شب جو جو گناہ — تیرے اعضا و جوارح ہین گواہ
مستعد ہو گر کسی بھی کام پر — پہلے اوسکے غور کر انجام پر
خواہش دنیا پہ تو مائل نہو — عاقبت کی فکر سے غافل نہو

بیان مذمت دنیائے بے ثبات

راغب دنیا ہے اے نفس پلید — تو اُٹھائیگا بہت رنج شدید
عقد مین تو زال دنیا کو نہ لا — ہے نہایت بیوفا یہ بیسوا
حب دنیا دل سے تو اپنے نکال — زینت دنیائے دون پر خاک ڈال

دیکھہ مائل ہو نہ دنیا کی طرف
تا نہو انجام تیرا پُر اسف

پُر دغا دنیا ہے مانند سراب
دور سے جیسے نظر آتا ہی آب

جائین جب نزدیک تو پانی نہین
اصل مین ہے خشک ریتی کی زمین

زندگی انسان کی ہے مثل حباب
حال دنیا ہے کہانی یا ہے خواب

عاقلون نے خوب یہ دی ہی مثال
زندگی کو اسطرح کر تو خیال

آیا ہے دنیا مین تو جس روز سے
پیٹہ دنیا سے ہے تو پھیرے ہوئے

گویا مُنہ تیرا طرف عقبیٰ کے ہے
کر رہا ہے منزل عقبیٰ کو طے

ساتھ رکھ لے کچھ توزادِ آخرت
تا کہ حاصل ہو مفادِ آخرت

توشۂ عقبیٰ کمر سے باندھ لے
تو کفن کو اپنے سر سے باندھ لے

یعنے رہ تیار جانیکے لئے
موت ہے اک روز آنیکے لئے

کارہائے خیر کر ہو جس قدر
ایکدن ملکِ عدم کا ہے سفر

بیوفا ایسی عروس دہر ہے
مہر جسکی شوہرونکو قہر ہے

ایک حالت پر نہیں دنیای دون
طالب دنیا کی حالت ہے زبون

ہے یہ دنیا عرصہ گاہِ امتحان
شادی و غم ہیں ہمیشہ تو امان

ہر گھڑی ہے موت تیری تاک مین
ایکدن جانا ہے تجھکو خاک مین

یہہ نہین ہوتی ہے ہرگز صبح و شام
زندگانی ہو رہی ہے اختتام

گر نہو دنیا موافق کر نہ رنج
ہاتھ سے ہرگز نکھو عقبیٰ کا گنج

تارک دنیا ہی کہتے ہین سب
ہے یہہ جیفہ فایدہ اس سے ہے کب

گذرے کیسے کیسے شاہان سلف
ہو گئی ہے سلطنت اُنکی تلف

خسرو و نوشیروان و کیقباد
کسکو دنیا سے ہوا آخر مفاد

عرصۂ عالم مین جو تھے پہلوان
خاک مین وہ مل گئے کیا کیا جوان

سام و زال و رستم و افراسیاب
مر مٹے یہہ ہو گیا ہے انقلاب

پُر جگر اشجع بہادر صف شکن
ہو گئے ہین خاک اون سبکے بدن

کیسے کیسے دہر سے اُٹھے حکیم
رہ گئے تھے جو حکمت و عقل سلیم

کس جگہہ ڈھونڈین کہان پائین پتا
بوعلی سینا و جالینوس کا

سلطنت تھی جنکی کل ہین وہ نہ آج
بادشاہونکا نہ ہے وہ تخت و تاج

زیب تن کرتے تھے جو شاہ و وزیر
اطلس و کمخواب و دیبا و حریر

ٹانکتے تھے جو گھر پوشاک مین
اُنکو دنیا نے ملایا خاک مین

آج سوتے ہین وہ سب زیر زمین
پوچھنے والا کوئی اُن کا نہین

ہو گئے ہین چور سارے استخوان
قبر کا باقی نہین نام و نشان

لسکہ یہہ مردار دنیا ہے خراب
طالبون کو اسکے کہتے ہین کلاب

چھوڑ دے لہو و لعب دنیا کے سب
ہین یہی تیری خرابی کا سبب

خواب غفلت مین عبث سوتا ہے تو
عمر اپنی کیون عبث کھوتا ہے تو

طفل ہو یا ہو جوان یا ہو مسن
موت سے کوئی نہین ہے مطمئن

کیا خبر کسوقت آئیگی اجل
زندگانی مین پڑے گا کب خلل

باوجود اسکے ہے پھر کیا کیا خیال
کر رہا ہے جمع تو مال و منال

ہے ہمیشہ فکر تعمیر مکان
پر بنالے قبر یہہ دہن ہی کہان

عمر طولانی کی رکھتا ہے امید
چاہتا ہے دہر سے ہو مستفید

ہے تمنا اور کیا کیا آرزو
مال دنیا کی ہے کیا کیا جستجو

رات دن رہتی ہے فکر عز و جاہ
ہے اسی دہن مین تری حالت تباہ

تیرے دلکو ہے یہ ناحق انتشار
ہے ترا سر ایک اور سودے ہزار

اسقدر غالب ہوئی دنیا کی فکر
ترک تو نے کر دیا خالق کا ذکر

زینت دنیا پہ مائل ہو گیا
بندگی سے اوسکی غافل ہو گیا

یاد رکھ یہ سب اگر ہے نیکذات
دیکھہ غافل کے یہ ہوتے ہین صفات

کاہلی و شک جو طاعت مین کرے
یاد خالق سے جو بے پروا رہے

نیک کامون کو عمل مین جو نہ لائے
وقت جب آئے تو اونکو ہو بجائے

فکر دنیا کی ہو یا ہو کوئی کھیل
ساتھ اوسکے ہے نہایت تجھکو میل

تو ہمیشہ دیکھتا ہے ناچ رنگ
تجھکو بہاتی ہے صدائے بوق و چنگ

روز و شب بڑھتا ہے تیرا اشتیاق
تجھکو اک ساعت بغیر اسکے ہے شاق

طالب دنیا کی یہ ہے اک مثال
موت کا جسکو نہو ہرگز خیال

اسطرح سے اوسکا ہے حال خراب
ہو کمر مین اوسکی گویا اک طناب

اوس کنوین مین ہو وہ آویزان و خوار
اژدہا کرتا ہو جس مین انتظار

موش دو ہون ایک کالا اک سفید
کرتے ہون رسّی کو وہ قطع و برید

شہد تھوڑا ہو لگا اوس چاہ پر
مکھیان ہون جمع اوسپر سر بسر

کی نظر نیچے تو کیا ہے دیکھتا
اژدہا بیٹھا ہے منہ کھولا ہوا

دیکھتا ہے یاس سے اوپر اگر
چوہے رسّی کو کترتے ہین ادھر

باوجود اسکے ہے راغب شہد کا
چاہتا ہے حلق ہو میٹھا ذرا

چاہ ہے گویا کہ دہر بد صفات
اور وہ رسّی ہے انسانکی حیات

جسکو اژدر ہے کہا وہ ہے اجل
زندگی مین ڈالتی ہے جو خلل

موش وہ دو رنگ کے ہین صبح و شام
عمر کی ڈوری کترتے ہین مدام

نیک کامون کو عمل مین جو ندلائے
وقت جب آئے تو اونکو بھولجائے

فکر دنیا کی ہو یا ہو کوئی کھیل
ساتھ اوسکے ہے نہایت تجھکو میل

تو ہمیشہ دیکھتا ہے ناچ رنگ
تجھکو بھاتی ہے صدائے بوق و چنگ

روز و شب بڑھتا ہے تیرا اشتیاق
تجھکو اک ساعت بغیر اسکے ہے شاق

طالب دنیا کی یہ ہے اک مثال
موت کا جسکو نہو ہرگز خیال

اسطرح سے اوسکا ہے حال خراب
ہو کھڑا مین اوسکی گویا اک طناب

اوس کنوین مین ہو وہ آویزان و خوار
اژدہا کرتا ہو جس مین انتظار

موش دو ہون ایک کالا اک سفید
کرتے ہون رسّی کو وہ قطع و برید

شہد تھوڑا ہو لگا اوس چاہ پر
مکھیان ہون جمع اوسپر سر بسر

کی نظر نیچے تو کیا ہے دیکھتا
اژدہا بیٹھا ہے منہ کھولا ہوا

دیکھتا ہے یاس سے اوپر اگر
چوہے رسّی کو کترتے ہین ادھر

باوجود اسکے ہے راغب شہد کا
چاہتا ہے حلق ہو میٹھا ذرا

چاہ ہے گویا کہ دہر بدصفات
اور وہ رسّی ہے انسانکی حیات

جسکو اژدر ہے کہا وہ ہے اجل
زندگی مین ڈالتی ہے جو خلل

موش وہ دو رنگ کے ہین صبح و شام
عمر کی ڈوری کترتے ہین مدام

شہد ہے دنیا کے دون کی لذتین — جن مین صد ہا رنج صد ہا آفتین

طالب دنیا ہے وہ ہر اک مگس — کچھ نہین ہے جسکو فکر پیش و پس

کیجیو دنیا کو حاصل اس قدر — جس سے عقبیٰ کو نہ پہنچے کچھ ضرر

ہاتھ سے دنیا کو کھو کر تو نہ بیٹھ — مفلس و محتاج ہو کر تو نہ بیٹھ

آخرت کو کھو نہ دنیا کے لئے — پر معاصی ہو نہ دنیا کے لئے

لیکے دے دنیا کو عقبیٰ کے عوض — منتفع دونون سے ہو تو الغرض

ہے یہ دنیا ایک دریائے عمیق — آشنا اسکے ہوئے لاکھون غریق

اس سے گر منظور ہے پانا نجات — نیک ہو جائین ترے سارے صفات

جان لے ایمان کو کشتی بگیان — اور توکل کا بنا لے بادبان

عقل کو اپنی بنا تو ناخدا — جسکا لنگر ہے مشقت اور بلا

خواہشات دنیوی کو ترک کر — گرد سے عصیان کے دامن کو نہ بھر

بے محل حد سے زیادہ ہو جو شاد — اور جو کھائے بہت سوئے زیاد

اہل دنیا کے یہ ہوتے ہین صفات — چاہیئے ان سے بری مومن کی ذات

چھوڑ دے دنیا مین تو اوس کام کو — نفع جس مین آخرت کا کچھ نہو

الغرض ہے زندگانی بے ثبات — کچھ تو ہوئے باقیات الصالحات

بیان مذمت جمع نمودن مال و زر

خواہش زر کیون ہی اے خانہ خراب
تو نہ پائے گا کبھی راہ صواب

سنج دینگے تجھکو یہ اموال و زر
دین و ایمان سے ہے پھر جانیکا ڈر

مالداری کیون نہو دنیا مین بد
اہل دنیا کرتے ہین بغض و حسد

خرچ ہو زاید اگر آمد ہو کم
تجھکو سہنا ہوگا رنج و الم

بیضرورت بھی نہ ہرگز صرف کر
اک نہ اکدن مفلسی کا ہے خطر

یہ مثل صادق نہ آئے بیگمان
قوتِ دانایان ہے مال احمقان

خرچ بیجا کر کے تو مسرف نہ بن
دوست مسرف کا نہین رب زمن

ہے علامت یہ ہر اک اسراف کی
عاقلون نے ہین کتابون مین لکھی

کھائے پہنے یا کہلائے ایسی شئے
جو نہین اوسکے قرین حال ہے

خرچ کم رکھہ ہو اگر آمد زیاد
تا رہے تو زندگی بھر اپنی شاد

یہ مثل مشہور ہے تجھکو سناؤن
جتنی چادر ہے تو پہلا اوتنا پاؤن

خرچ مین زر کے ہے لازم اعتدال
تا کہ آخر مین نہو تجھکو ملال

مال و زر حق نے دیا تجھکو اگر
لازمی اپنے لئے تو صرف کر

رکھہ اٹھا کر اوسکو جو بچ کے رہے
تا وہ پسماندونکی خاطر سے رہے

اوس مین سے یون دے خدا کی راہ مین — جس طرح آیا کلام اللہ مین

اون ذوی القربیٰ کو دے پہلے پہل — جو کہ مفلس ہون نہون اہل دول

دوسرا درجہ یتیمون کا ہے بس — کر عنایت اونکو جو ہو دسترس

تیسرے وہ مستحق مسکین ہین — اہل اسلام اور جو رکھتے دین ہین

درجۂ چارم مین ہے ابن السبیل — ہو مسافر کی بھی یعنے کچھ سبیل

دے مطابق شرع کے خمس و زکوات — آخرت مین تاکہ ہو تیری نجات

ہے ترا کس کام کا یہہ مال و زر — مستحق گر ہون نہ اس سے بہرہ ور

مال و زر سے کوئی امر خیر ہو — تا جنان کی تجھکو حاصل سیر ہو

ہے اگر زردار رکھہ دل کو غنی — ہے غنی وہ جسکا دل بھی ہو غنی

جو کوئی ہوگا سخی حق شناس — رہنے پائیگا نہین زر اوسکے پاس

دے گا غیر مستحق کو تو اگر — روز محشر تو اٹھائیگا ضرر

خواہش دولت سے گر تو اجتناب — عاقبت تیری نہو جائے خراب

حشر مین گر چاہتا ہے اپنی خیر — صرف مین ہرگز نہ لا تو مال غیر

کر تلف ہرگز نہ حق الناس کو — تا عذاب آخرت تجھپر نہو

دیکھہ تو ہرگز نکھا مال یتیم — ورنہ ہوگا تو جہنم مین مقیم

دشمنی ہے مال و زر کی دوستی — اور زوجہ کی پسر کی دوستی

اس سے سرزد ہوتے ہین فسق و فجور — اور فکر عاقبت رہتی ہے دور

جمع کر رکھنے سے ہے کیا فایدا — اک نہ اکدن چھوڑ کر مر جائے گا

کر ذرا تو اپنے دل مین فکر و غور — کونسا یہہ عقلمندی کا ہے طور

جمع زر کرنے مین تو آفت اٹھائے — خرچ کر کے دوسرا راحت اٹھائے

یاد رکھ محشر مین اے خانہ خراب — دینا ہوگا ذرّے ذرّے کا حساب

حال قارون کیا نہین تو نے سنا — مال و زر آخر کو اوسکا کیا ہوا

تھے خزانے سیم و زر کے اسقدر — کنجیان جنکی کہے بار شتر

دولت دنیا تھی بیحد و حساب — دین موسیٰؑ پر نہ تھا خانہ خراب

بادۂ دولت سے وہ مخمور تھا — اپنی ثروت پر بس مغرور تھا

حکم موسیٰؑ پر نہ کی کچھ اعتنا — ہر گھڑی دیتا رہا رنج و عنا

دید یا موسیٰؑ نے جب حکم زکوات — تھا زبس قارون لئیم و بد صفات

حکم موسیٰؑ سنکے کہا پیچ و تاب — بسکہ زر تھا پاس اوسکے بیحساب

دلمین بولا جائیگی دولت کثیر — دون زکوات اسکی اگر مین ناگزیر

زر کے دینے مین تھا بیحد وہ بخیل — عبد سیم و زر تھا بیحد وہ رذیل

ہوگیا یہ امر اُسکو ناگوار — مُنہ سے بد کہنے لگا وہ نابکار
سُنکے موسیٰؑ کو ہوا رنج و ملال — ہاتھ اوٹھا کر کی دعا یا ذوالجلال
گر نزول قہر قارون پر نہین — پس مین گویا تیرا پیغمبر نہین
غیب سے اوسوقت آئی یہ ندا — ہے تمھارے حکم مین ارض و سما
حکم دیدو تمکو جو منظور ہو — شاد ہو کسواسطے رنجور ہو
سُنکے موسیٰ آئے قارون کے قرین — قہر حق لائے ہوا اوسکو یقین
دیکھکر قارون ہوا خائف کمال — ہوگیا اوسکو نہایت انفعال
رحم اور خویشی کی دی کیا کیا قسم — رو کے چلّانے لگا کیجے کرم
پر نہ موسیٰ نے کیا کچھ بھی دھیان یہ — بس زمین کو دیدیا فرمان یہ
ساتھ مال و زر کے اسکو غرق کر — تا نہ پائے یہ اپنی حیرہ سر
حکم موسیٰؑ کا زمین نے جب سُنا — غرق مال و زر کے ساتھ اُسکو کیا
سُن چکا قارون کا تو نے تذکرا — دولت دنیا سے ہاتھ اپنا اُٹھا
جمع کر ہر وقت گنج آخرت — تا اُٹھانا ہو نہ رنج آخرت
حیف ہے کچھ بھی نہین تجھکو خیال — حشر مین پوچھیگا تجھسے ذوالجلال
عمر کی تو نے بسر کس کام کی — تو نے کیا تعمیل کی احکام کی

کس جگہ سے تونے زر پیدا کیا — تونے پھر خرچ اوسکو کس کسجا کیا
ان سوالون کا تو دیگا کیا جواب — اوسدم آئیگا تجھے کیا کیا حجاب
در ہم و دینار کو روز ازل — دیکھکر شیطان نے از راہ حیل
چوما اور آنکھون پہ رکھکر یہ کہا — عشق مین سب اسکے ہونگے مبتلا
کچھ نہ حکم حق عمل مین لائینگے — میری دام مکر مین آجائینگے
تجھکو ہو منظور گر ہو مالدار — کر امانتداری کو تو اختیار
ہاتھ سے جو چیز جائے غم نہ کھا — پائے جو کچھ اوسپہ تو کر اکتفا
کر قناعت جو تجھے ہو مرحمت — ہے قناعت مین نہایت منفعت
امر کوئی ہو جو تجھکو ناپسند — دوسرون کے بھی لئے ہو ناپسند
رہ خدا کے حکم کی تعمیل مین — دولت عقبےٰ کی رہ تحصیل مین

بیان طاعت و بندگی

ایدل نادان اگرچہ ہے تمیز — تو نکر ضایع کبھی عمر عزیز
وقت کو ہرگز نکھو بیکار تو — پھر نہین آتا پلٹ کر آب جو
سن نصیحت کو پراگندہ نھو — تو کہین ابلیس کا بندہ نھو
پڑھ نماز پنجگانہ وقت پر — اجر کو ضایع فضیلت کے نکر

رات کی ہو یا کہ ہو دن کی نماز
ہے سدا معراج مومن کی نماز

حاصل اس سے کیون نہو قرب خدا
کیون کہ وہ رہتا ہے شیطان سے جدا

رونق دین رکن ایمان ہے نماز
رحمت حق راہ عرفان ہے نماز

حشر مین بخشائیگی تجھکو یہی
خلد مین لیجائیگی تجھکو یہی

سر جھکا اپنا تو بھر بندگی
تاکہ عقبےٰ مین نہو شرمندگی

قلب کو کر یاد خالق مین رجوع
کر عبادت اوسکی تا صد خشوع

یہ سمجھ لے سامنے گویا ہے وہ
تیرے ہر اک فعل کا بینا ہے وہ

بندگی سے تجھکو حاصل ہو سرور
رستگاری پائے تا یوم النشور

ہو صلوٰۃ و صوم اگر تجھسے قضا
پاکے فرصت جلد کر لے تو ادا

الغرض ہے تاک مین تیری اجل
تو نہ مر جائے کہین اے بد عمل

دہر دونکی ہو گئی الفت تجھے
پھر نہو گی کسطرح غفلت تجھے

یاد دوزخ کی تجھے آتی نہین
کچھ طبیعت تیری گھبراتی نہین

کار دنیا سے نہین فرصت کبھی
کس طرح سے ہو گی پھر طاعت کبھی

گر کبھی مائل طبیعت ہو گئی
ختم یون تیری عبادت ہو گئی

ہو کے آمادہ اقامت کے لئے
ہاتھ اٹھاتا ہے جو نیت کے لئے

تجھکو کیا کیا آتے ہین اوسدم خیال — طاعت حق تجھکو ہوتی ہے وبال
حکم شارع کے تو کرتا ہے خلاف — حرف تک مُنہ سے نہین کہتا ہی صاف
فکر رہتی ہے کہ ہو بس اختتام — جلد فارغ ہون کھلین پڑہکر سلام
یون نماز حق تو پڑہتا ہی سدا — رسم دنیا جیسی کرتے ہین ادا
کب حضور قلب سے کی بندگی — حیف ہے ہوتی نہین شرمندگی
فکر دنیا مین جو تو مشغول ہو — تیری طاعت کسطرح مقبول ہو
طاعت یحییٰؑ کا لکھا ہے یہ حال — تھے نہ حضرت صاحب اہل وعیال
جب کھڑے رہتے تھے وہ بھر نماز — اس قدر ہوتا تھا خوف بے نیاز
کانپتا تھا بید کے مانند جسم — لب پہ جب اللہ کا آتا تھا اسم
راتدن روتے تھے ایسا زار زار — ہوگئے مجروح تھے دونون عذار
جسم مین رکھتے تھے بالونکا لباس — کرتے تھے بالونکی ٹوپی زیب راس
پیٹ بھر ہرگز نہ کھاتے تھے غذا — سوکہکر کانٹا بنے تھے دست وپا
ہوگئے تھے اس قدر وہ ناتوان — جسم سے باہر تھے سارے استخوان
روزہ دار وزاہد وطاعت گذار — متقی وعابد وپرہیزگار
مثل تھا انکا نہ کوئی عہد مین — تھے ہمیشہ نیکیون کے جہد مین

سُن چکا تو حضرت یحییٰ کا ذکر
طاعتِ حق کی ہمیشہ رکھ تو فکر

کر عبادت پر نہ ہرگز تو غرور
یہ صفت شیطان کی ہے رہ اِس سے دور

جانتے ہین اسکو بد جو ہین عقیل
وہ کبھی ہوتے نہین خوار و ذلیل

چاہیئے خوفِ کریم بے نیاز
عمر بھر گو تو رہے صرفِ نماز

بندگی تیری نہ شاید ہو قبول
رہ ہمیشہ پر خطر دایم ملول

گر ترے عصیان ہین بیحد بیشمار
رحمتِ خالق کا رہ امیدوار

کیا عجب ہے بخشدے تجھکو رحیم
کیا عجب بھیجے نہ دوزخمین کریم

بیان مذمتِ روزیِ حرام

حیف اے نفسِ دنی ناحق شناس
حکمِ حق کا کب کیا ہے تونے پاس

اختیار ایسے کیے ہین تونے کام
جسکو فرمایا ہے شارع نے حرام

راغبِ دنیا ہوا تو اس قدر
عاقبت کا کچھ نہین خوف و خطر

ہر کسی سے مانگتا ہے بے ادب
جو طلب کرنا ہو کر اوس سے طلب

ہے یہ ارشادِ جنابِ کردگار
مجھ سے روزیکا اگر ہے خواستگار

تجھکو پہونچا دونگا وہ رزقِ حلال
تجھکو ذرا بھی نہو جسکا خیال

تو ہو گر راغب سوئے کسبِ حرام
قوتِ جارحہ نہین پھر تجھکو کام

تجھکو ملجائے جو قوت لایموت
شکر کر اللہ کا اور کر سکوت

حرص کر کے ہو نہ محروم کرم
اپنے حق مین تو نکر ظلم و ستم

کاہلی ہے کسلئے کیون تو ہے سست
باندہ لے اپنی کمر ہمت کی چست

گھر مین کیا بیٹھا ہے تو اپر دغل
مرد میدان ہے تو میدان مین نکل

جستجو کر اوسپہ رکھ دار و مدار
دیکھ کیا کرتا ہے پھر پروردگار

بڑہ کے ہے مان باپ سے بھی مہربان
وہ خبر لیتا ہے تیری عمر زمان

بطن مادر مین تری کی پرورش
تجھکو بھیجا یاوہان قوت و خورش

اوس جگہ تیرا محافظ وہ رہا
جس جگہ کوئی خبر گیران نتھا

کی حفاظت تیری ہر دکھ درد سے
اور بچایا تجھکو گرم و سرد سے

خیر سے جب نو مہینے کا ہوا
پیٹ سے مان کے تجھے پیدا کیا

شیر مادر روزی ٹھہرائی تری
بڑھتی جائے تا توانائی تری

باپ کو مان کو محبت اوسنے دی
تا بخوبی پرورش ہوئے تری

روز و شب رکھتے تری ہر اک خبر
چلنے پھرنے مین نہ پہنچے کچھ ضرر

ظاہرا پالا تجھے مان باپ نے
تا جوانی ناز تیرے سب سہے

عقل جب آئی تو آفت مین پڑا
فکر روزی و معیشت مین پڑا

غیر سے تونے کہا سب اپنا حال — حیف ہے تجھکو نہ آیا کچھ خیال
پرورش جسنے کہ طفلی مین ہے کی — مجھکو پہنچا یگا رزق اب بھی وہی
مدعا ہر ایک سے کیون کر کہون — دوست کا غیرون سے کیون شکوہ کرون
حیف ہے سمجھا نہین رازق ہے وہ — لایق طاعت مرا خالق ہے وہ
رزق دیتا ہے ہمین ہر حال مین — بندگی یا معصیت اُسکی کرین
غیر جایز رزق سے کر اجتناب — تا دعا بھی تیری ہوے مستجاب
گر کبھی کھا ئیگا تو رزق حرام — ہوگا بعد از مرگ دوزخ مین مقام

بیان مذمت ظلم و جور

کیا ہوا ہے تجھکو نفس بے تمیز — کوئی بندہ ہو ترا یا ہو کنیز
وقت پر جسدم بجا لائے نہ کام — مارتا ہے اُسکو بھر انتقام
اون سے سرزد ہوا گر کوئی خطا — تو خفا ہوتا ہے دیتا ہے سزا
غیظ مین کھتا ہے اُنکو سخت و سست — لب پر آتے ہین کلام نادرست
کر رہا ہے جو خلاف حکم رب — کیون نہو تو لایق غیظ و غضب
لیکن اسکا کچھ نہین تجھکو خیال — ہوئیگا محشر مین تیرا کیا مآل
خوب ہے یہ قول لقمان حکیم — جانتے ہین اسکو سب جو ہین فہیم

دوسرو پر کب ہے تیرا ظلم و جور
بلکہ اپنے نفس پر ہے کر تو غور

ظلم یہ آخر دکھائیگا اثر
اک نہ اک دن تجھکو پہنچیگا ضرر

ہو ملازم یا کوئی مملوک ہو
دایم اونسے کر سلوک اے نیک خو

دے کسیکو بھی نہ رنج و غم کبھی
اور نہو آشفتہ و برہم کبھی

کر کسی سے بھی نہ بیجا گفتگو
اور کسیکو بھی نہ دے دشنام تو

دے نہ ایذا اونکو جو محکوم ہین
تابع فرمان ہین وہ مظلوم ہین

دل پہ قابو رکھ تو ہنگام غضب
تا نہو جائے تو عاصی پیش رب

حاکم ظالم کے ہمسایہ سے ڈر
اک نہ اک دن جانکا ہے بس خطر

بیگناہون کو نہ ہرگز تو ستا
آہ مظلومونکی ہے قہر خدا

بیان تعریف دوستی و اقسام دوستان و مذمت عداوت و اقسام دشمنان و مذمت صحبت بد

دیکھ اے نادان نفس بخرد
تو کسی سے بھی نہ رکھ بغض و حسد

تب بھی کم ہے سیکڑون ہین دوست گر
ایک بھی دشمن زیادہ ہے مگر

ہے زمانے مین اگر تو نیکبخت
ہر کسی سے دوستی کر اختیار

تو اگر اپنا رکھیگا یہ طریق
غیر بھی ہو جائینگے تیرے رفیق

دشمنون سے بھی رکھکر اتفاق
تا نہ پہنچاے ضرر اونکا نفاق

اوس سے دوری کا کبھی طالب نہو
پاکے فرصت وہ کہین غالب نہو

سامنے آجاے گر تیرا عدو
دیکھکر اسکو نہو تو ترشرو

تجھ سے ملنے مین اگر سبقت کرے
ظاہرا عزت کرے شفقت کرے

تو بھی اسکی طرح کر لطف و کرم
پر نہ ظاہر کر گذشتہ رنج و غم

چاپلوسی پر نہ اوسکی بھول جا
باخبر رہ اور دھوکے مین نہ آ

عاقل و دانا عدو ہوتا ہی جو
گو ہنسی کرتا ہے ظاہر رنج کو

پر خرابی کی تری رکھتا ہی دھن
اس نصیحت کو تو گوش دل سے سن

دے اگر کوئی تجھے گاہے فریب
لے نہ بدلا اور کر صبر و شکیب

ہر کسی سے جو کوئی غیبت کرے
سامنے آجاے تو مدحت کرے

گر مصیبت مین کوئی ہو مبتلا
دیکھکر دل مین ہو خوش بے انتہا

جس مین ایسے بد خصائل ہون نہان
اسکو کہتا ہے منافق سب جہان

جو کہ ہے بے عقل و بے فہم اسکو نکر
کیونکہ کچھ اسکو نہین ہوتا اثر

بلکہ ہو جاتا ہے وہ تیرا عدو
دور اوس سے رہ اگر عاقل ہے تو

عاقلون کی دشمنی سے تو نڈر
دوستی سے جاہلونکی کر حذر

تین قسمون کے محب ہین یاد رکھ
آپکو صحبت سے ان کی شاد رکھ

دوست اک ہے وہ نہو جو خود غرض
ساتھ دے ہو مفلسی یا ہو مرض

وقت بد مین جو شریک حال ہو
نذر کر دے جان ہو یا مال ہو

دوسرا وہ دوست جو ہو دوست کا
دوست ہے۔ دشمن کا دشمن تیسرا

دشمنون کے تین یہہ اقسام ہین
جو نہایت بد ہین نافرجام ہین

اولاً درپے جو ہو نقصان کا
ابرو کا اور تیری جان کا

دوسرا دشمن ہے۔ دشمن دوست کا
دوست دشمن کا ہے۔ دشمن تیسرا

بدچلن کا ہو نہ ہرگز ہمنشین
ہو اثر اُسکا نہ تجھ مین بھی کہین

صحبت بد سے تو غزلت خوب ہے
نیک صحبت سے حذر معیوب ہے

قول سعدی کیا بھلا ہے واہ وا
جو گلستان مین لکھا ہے برملا

نوح کا بیٹا بدون مین جب ملا
خاندان کو گم ہوئے کے کیا

کہف کے اصحاب مین سگ بیٹھکر
ہو گیا انسان گو تھا جانور

صحبت بد سے ہمیشہ کر حذر
صحبت بد مین ہمیشہ ہے خطر

بیان حقوق والدین و اولاد و حسن خلق

ہے اگر ایمان تو خواہان شرف
حق کسیکا بھی نکر ہرگز تلف

رکھ نظر مین تو حقوق والدین
دین اور دنیا مین تا حاصل ہو چین

کیجیو پیوستہ نیک اُنسے سلوک
لا اطاعت مین نہ اُنکی کچھہ شکوک

جان و دل سے مان تو اُنکا کہا
آخرت مین تا کہ ہو تیرا بھلا

جس سے ہو جائینگے ناخوش ماں پدر
وہ نہ سونگھیگا کبھی بوئے جنان

ہے یہہ قول راویانِ معتبر
اسکو کرتا ہون بیان مین مختصر

ہو گئے یوسف عزیز مصر جب
باپ اور مان کی اُنکی تعظیم تب

غیظ مین یہہ حکم خالق کا ہوا
غرّہ تو نے پادشاہی پر کیا

باپ مان کی تو نے جو عزّت نکی
نسل سے تیری نہو گا اب نبی

باپ کی اور مان کی تو تعظیم کر
جو کہین اُسکو بجان تسلیم کر

جو بزرگون کا کرے گا احترام
دین و دنیا مین وہ ہو گا نیکنام

یاد آیا ایک قصّہ برمحل
نظم کرتا ہون مین کر اوسپر عمل

گذرے ہین جو خوش صفات و نیکذات
دونون عالم سے ہوئی جنکی نجات

الغرض تھے تین اصحاب رقیم
راستہ چلتے تھے وہ بخوف و بیم

چرخ سے پڑنے لگا مینہ یکبیک
برق کی ہونے لگی ہر سو چمک

سامنے آیا نظر کوہِ بلند
غار اک بھرا مان آیا پسند

ہوتے ہی اوس غار مین جاکر نہان — حکم حق سے ڈہپگیا سنگ گران
بند حبسدم ہوگیا منہ غار کا — باہر آنے کا نہ پایا راستا
ایک اونمین سے یہ بولا خوش صفات — راستگوئی دیگی ہم سبکو نجات
جسنے عند الحق کیا ہو کار نیک — اُسکو ظاہر اسگہڑی کردے ہر ایک
غالباً ہمکو رہائی دے خدا — ہو قبول اُسکے سبب شاید دعا
سُنکے اُن مین سے یہ بولا اک جوان — تھے ضعیف و پیر میرے باپ مان
ایک زوجہ تھے کئے لڑکے صغیر — اور تھا مین گلہ بانی کا اجیر
دسترس ہوتا جو کچھ بھر طعام — لیکر آتا اپنے گہر مین وقت شام
پہلے کھا لیتے جو میرے والدین — بعد مین اہلیہ جملہ نور عین
دیر سے اکروز آیا مین جو گھر — اتفاقاً سو گئے مادر پدر
مینے دیکھا جبکہ وہ ہین خواب مین — رات گذری میری پیچ و تاب مین
اس قدر مجبور ہا پاس ادب — کر سکا اُنکو نہ مین بیدار تب
لیکے ہاتھ پنیر سرہانے جام شیر — منتظر بیٹھا ہوئی وہ شب اخیر
باپ مان شب بھر اودہر سوتے رہے — بھوک سے لڑکے اودھر روتے رہے
پہلے لڑکون کو کچہ دیدون ذرا — یہ نہین زنہار مجھسے ہو سکا

واسطے تیری رضا کے اے غفور
ہوگیا اس امر کا مجھ سے ظہور

غار سے سنگِ گراں کو دور کر
تاکہ نور آسمان آئے نظر

ہوگئی مقبول بس اُسکی دعا
تھوڑا پتھر سامنے سے ہٹ گیا

دوسرا پھر اُٹھکے یون کہنے لگا
وختر عم اک مری تھی مہ لقا

تھی محبت مجھکو جو اوس سے زیاد
دیکھکر ہوتا تھا بیحد اُسکو شاد

ناگہان بس آگیا دل مین خیال
وصل کا اُس سے کیا مینے سوال

اُسنے گو ظاہر کیا انکار بھی
پر کیا اس شرط سے اقرار بھی

لاکے دیگا گر مجھے سو اشرفی
وصل پر مین ہونگی راضی اُسگھڑی

جمع کرکے مینے باصد جستجو
رکھدیا جس وقت اوسکے روبرو

اور کہا اب کیجیو وعدہ وفا
اُسنے تب رو رو کے یہ مجھسے کہا

ہے تجھے گر کچھ بھی خوفِ کردگار
تو نکر بدنام مجھکو زینہار

سُنکے یہ مین ہوگیا خائف کمال
دور دلسے ہوگیا بس وہ خیال

ایزد آگاہ ہے عالم ہے تو
بخشنے والا ہے اور راحم ہے تو

کھدئے سچ سچ یہ مینے واقعات
عفو کردے اس بلا سے دے نجات

سامنے سے اور پتھر دور ہو
تا دلِ غمگین مرا مسرور ہو

رحمتِ حق کا ہوا اُسدم نزول
ہوگئی اُسکی دعا فوراً قبول

اور تھوڑا ہٹگیا سنگِ گران
اور نظر آنے لگا کچھ آسمان

تیسرا پھر اُٹھکے یون کہنے لگا
تو ہے واقف سب سے بہتر ایخدا

مُجھکو اک مزدور کی حاجت ہوئی
نصف درہم تھی اُجرت اُسکھری

کام جو تھا اُسنے کر دیا
پر نہ لی اجرت روانہ ہوگیا

مینے باصد جدّوجہدِ بیشمار
نصف درہم کے کئے جب دس ہزار

بعد مدّت کے پھر آیا وہ اجیر
بخشدی مینے وہ سب دولت کثیر

دیدیا تیری رضا کے واسطے
ہاتھ اُٹھائے ہون دعا کے واسطے

یا الٰہی کر دعا میری قبول
مدعا دل کا مرے بھی ہو حصول

سامنے سے دور ہو پتھر یہین
اس بلا سے جائیں ہم بچکر کہین

غار سے وہ دور پتھر ہو گیا
آسمان نظرون مین اظہر ہوگیا

ہوگئی اُس غار سے جب مخلصی
اپنے اپنے گھر کی سب نے راہ لی

ایخدا ہم سب کا یون ایمان ہو
ایسی ہی ہر اک بلا آسان ہو

رکھتے ہین اخلاق جو دنیا مین نیک
پاتے ہین وہ منفعت عقبا مین نیک

یہ خدائے پاک کا فرمان ہے
اور جزا احسان کی احسان ہے

حسن خلق آتا ہے ہر اک جا پہ کام — وقعت اس سے رہتی ہے قایم مدام
تجھکو خالق نے ہے دی اولاد اگر — چاہ اُنکو لطف و احسان اُنپہ کر
اپنے چھوٹون پر رہا کر مہربان — تا رہے نظرون مین تو باعزّ و شان
اپنی صحبت مین نکر اُن کو شریک — تا نہو اُنکی نظر مین تو رکیک
رسم اور احسان کر ہر ایک پر — تا نہ پہنچائے تجھے کوئی ضرر
جو ہین بد اُنسے نکر نیکی کبھی — نیکون سے ہرگز نہ دیکھیگا بدی
کرنا نیکی ہے بدون سے اسطرح — نیکون سے کرنی بدی ہے جسطرح
جوہر انسانیت ہے خلق نیک — دوست ہو جاتا ہے کیون دشمن اسپر ایک
ہے عمل تسخیر کا خلق حسن — جس سے تابع ہوتے ہین ہر مرد و زن
ہو غلام اُنکا کہ جو ہین نیک خو — جو ہین بد اُنکا نہ بن آقا بھی تو

بیان مذمت حرص

حرص کو کر ترک اے نفس دنی — حیف ہے پھر آبرو پر گر بنی
حرص دنیائے دنی کو چھوڑ دے — رشتۂ الفت کو اُس سے توڑ دے
دار دنیا مین جو ہوتا ہے حریص — اپنی عزت کو وہ کھوتا ہے حریص
لاکھ زر اُسکو ملے کافی نہو — جس قدر اُسکو ملے وافی نہو

آدمی کو حرص کرتی ہے خراب
چاہیے عاقل کو اس سے اجتناب

ہے جو حرص دولت و جاہ و حشم
بدلے راحت کے ملیگا رنج و غم

نیک و بد کا کچھ نہین رہتا ہے دھیان
حرص مین دیتا ہے اکثر اپنی جان

ہان نہو تو مطلقاً پابند حرص
ہے گنہگار خدا پابند حرص

حرص سے بدتر نہین ہے کوئی شے
حرص کرنیوالا دایم خوار ہے

کوئی مومن ہو نہ اسمین مبتلا
مرنے پر چھوٹے تو چھوٹے یہہ بلا

بیان حقوق زن و شوہر مذمت مکر زنان و اقسام زنان

ہے تجھے اے نفس گر تمیز و درک
حکم شارع کو نکر زنہار ترک

گر تلف ہرگز نہ زوجہ کے حقوق
ہین کتب مین حکم اکثر با وثوق

کہانے پینے کی برابر رکھ خبر
دے پہننے کپڑے اور رہنے کو گھر

عورتون سے چار تک کرنا نکاح
شرع نے جایز کیا ہے اور مباح

لیکن اس مین شرط بھی ہے عدل کی
چارون سے ہو طرز اخلاق ایک ہی

جبکہ نیکوکار ہے ہر حال مین
اور تری غم خوار ہے ہر حال مین

ہے اطاعت مین اگر ثابت قدم
تو ندے زوجہ کو اپنی رنج و غم

چاہیے زوجہ کو شوہر کی خوشی
حکم شوہر سے نہ باہر ہو کبھی

تابع فرمانِ شوہر ہو مدام
جانے نافرمانی شوہر کی حرام

دیگی شوہر کو نہ وہ رنج و ملال
ہوگا جس زوجہ کو عقبیٰ کا خیال

زوج کو رکھے اگر زوجہ ملول
ہو عبادت بھی نہ زوجہ کی قبول

عورتون کے مکر سے رہ ہوشیار
کر نہ انکے قول کا تو اعتبار

انکا ذکر مکر ہے قرآن مین
ڈالتے ہین یہ خلل ایمان مین

جو کہ ہوتا ہے جہان مین زن مرید
زندگانی اُسکی ہوتی ہے پلید

مرد گر ہو نیک اور عورت ہو بد
ایک ساعت مین ہون رنج و غم دو صد

جس کسیکی ہووے زوجہ بدنہاد
راتدن کرتی ہے وہ برپا فساد

رنج ظاہر کرتی ہے ہر بات مین
تا بسر ہو تلخی اوقات مین

عورتون کے لکھے ہین اقسام چار
دو ہین شایستہ دو ملعونہ ہین خوار

پہلی شایستہ وہ زن ہے باتمیز
قوم مین رکھتے ہون سب جسکو عزیز

سامنے شوہر کے رہتی ہے حقیر
دے اگر تھوڑا سمجھتی ہے کثیر

دوسری شایستہ اُس ہے مراد
جسکو فرزندِ زینہ ہون زیاد

اقربائے زوج سے رکھے صلاح
زوج جسکی ہر وقت چاہے وہ فلاح

خانہ داری مین رہے مصروف جو
ہو صفاتِ نیک مین موصوف جو

جو کرے اولادِ شوہر پر کرم — خوش ہمیشہ ہو نہ ہو کچھ رنج و غم
دایم اسکو دیکھکر خرسند ہو — دوسری زوجہ کا گو فرزند ہو
ایسی زوجہ نیک طینت اور غریب — اُسکو ملتی ہے جو ہو صاحب نصیب
پہلی ملعونہ وہ عورت ہے رذیل — آپکو جانے جو شوہر سے جلیل
کچھ نہ دے شوہر تو ہو جائے عذاب — اور کچھ دے بھی تو پلٹا دے شتاب
اُسکا شوہر ہے ملامت مین مدام — اُس سے ہمسایہ کو غم ہو صبح و شام
دوسری ملعونہ وہ زن ہے غضب — روتی رہتی ہے سدا جو بے سبب
سامنے شوہر کے رہتی ہے خفا — دور ہو جائے تو کرتی ہے جفا
ہے یہہ زن جیسی کوئی کہاری زمین — نفع اس کے ذات سے ہوتا نہین
اس سے پیدا ہو کوئی فرزند اگر — باپ ہو یگانہ اُس سے بہرہ ور
گر زن بد نیک شوہر کو ملے — کیون نہو دوزخ جہان اوسکے لئے

بیان مذمت دروغ و وعدہ خلافی و غیبت

کیا ہوا ہے تجھکو اے نفس شقی — ہے سراسر تجھ مین خوئے فاسقی
فاسد و بدکار کہتے ہین دروغ — قول کو اُنکے نہین ہوتا فروغ
ایک ہے جب ایک کہ دل اور زبان — دلمین جو کچھ ہو زبان سے کر بیان

ظاہر و باطن کو اپنے ایک رکھ
ہے اگر مومن گمانِ نیک رکھ

خیر گر منہ پر ہو دل مین شر نہو
حیف ہے جو دل مین ہو منہ پر نہو

جھوٹ ہان اُسوقت ہے کہنا روا
دُر ہوا نپی یا کسیکی جان کا

یاد رکھ وعدہ خلافی عیب ہے
جس مین یہ خو ہو وہ بدلاریب ہے

تو کسی سے گر کوئی وعدہ کرے
اُسکے ایفا کو تو واجب جان لے

گر نہو منظور تو وعدا نکر
جب کیا تو پھر اُسے جھوٹا نہ کر

بولا جو کچھ منہ سے پھر کر کے دکھا
کہکے پھرنا نہین ہے یہ بُرا

جسکا قول و فعل اک ہو مرد ہے
اور ہزارون مین وہی تو فرد ہے

گر کیا تو نے تلوّن اختیار
ہوگا تیرے قول کا کیا اعتبار

ہے گناہ سخت غیبت رکھ خیال
منع فرماتا ہے جسکو ذُوالجلال

تو نکر غیبت کبھی بھر الہ
جسکا کہنا سُننا دونون ہین گناہ

یہ صفت پیدا ہوئی تجہ مین اگر
تو کرینگے ذی خرد تجھسے حذر

گر کسیکی بھی کوئی غیبت کرے
روبرو تیرے تو بس تُو جان لے

تیری غیبت بھی کریگا وہ ضرور
رہ ہمیشہ ایسی بدصحبت سے دور

یاد رکھ ہرگز نہین یہ چال نیک
محو ہو جاتے ہینگے سب اعمال نیک

جسکی غیبت ہوگی اوسکے سب گناہ
تیرے نامہ مین لکھے جائینگے آہ

اجر اُسکا تجھ سے جو نیکی ہوئی
پائیگا وہ جسکی غیبت تو نے کی

یا خدا غیبت کی تو عادت ندے
بلکہ ایسے شخص کی صحبت ندے

بیان حال قیامت

نفس سب لے تو ہے حشر و نشر کیا
ہونیوالا ہے بروز حشر کیا

صور اسرافیل پھونکا جائیگا
پھنکتے ہی ہو جائیگا ہر اک فنا

جن و انس و حور و غلمان و ملک
سب فنا ہونگے اسرافیل تک

آسمان ہوگا نہ ہوگی زمین
اور نہ ہونگے ماہ و خورشید مبین

ہوگی باقی صرف اُسکی ایکذات
نیست اور نابود ہوگی کائنات

تب یہ رب پاک کی ہوگی صدا
کون جز میرے ہے تم سب کا خدا

آجکے دن ہے یہ کسکی منزلت
آجکے دن ہے یہ کسکی سلطنت

تم سبھونکا حاکم و مالک ہے کون
تم سبھونکا خالق و مہلک ہے کون

جب کسی سے کچھ نہ پائیگا جواب
آپ ہی دیگا وہ پھر اپنا جواب

ہوتے ہی پھر حکم رب دو جہان
تن مین اسرافیل کے آئیگی جان

حکم حق سے جب وہ پھر پھونکیگا صور
زندہ ہو جائینگے سب اہل قبور

اپنی اپنی قبر سے نکلینگے سب — کوئی خرم کوئی بارنج و تعب
نامۂ اعمال ہوگا ساتھ بس — جز عمل کوئی نہ ہوگا ہم نفس
حشر کے میدان مین جب آئینگے — خوف عصیان سے بہت گھبرائینگے
ساری ہو جائیگی تانبے کی زمین — جائے راحت بھی نہ پائینگے کہین
اور اک نیزہ پہ ہوگا آفتاب — شدت گرمی سے ہوگا اضطراب
اُسکی گرمی سے پکیگا مغز سر — اور نہ پائے گا کوئی راہِ مفر
شدتِ حدت سے اُسجا تا بفرق — سب پسینہ مین رہینگے اپنی غرق
وہ بڑا دن ایک ایسا ہوئے گا — یعنے آدھے لاکھ سن کا ہوئیگا
آتش دوزخ جو ہوگی شعلہ زن — خوف سے کانپے گا ہر اک کا بدن
کوی محزون کوئی ہوگا دردناک — اور کسیکا برمین ہوگا قلب چاک
اپنے دکھہ مین ہوگا ہر اک دردمند — نفسی نفسی کی صدا ہوگی بلند
باپ کو ہوگی نہ بیٹے کی خبر — سب کہینگے الامان والحذر
لائینگے ہر اک کو جب بھر حساب — دیکھکر عصیان کو آئے گا حجاب
پہلی ہوگی پرسشِ صوم وصلوٰۃ — بعد ہوگی پرسشِ خمس وزکواۃ
نیک جو ہوگا وہ ہوگا شادمان — پائیگا وہ مژدۂ باغِ جنان

ہوگا مجمع انبیا کا زیرِ عرش — اور لوائے حمد ہوگا زیرِ عرش
اُس لوا کے نیچے ہونگے مصطفےٰؐ — اور وہ ہوگا زیبِ دست مرتضےٰؑ
سب کا ہوگا بس وہی فریاد رس — کوئی جز اُسکے نہ ہوگا دادرس
ہوگا نیکون کو نہ کچھ خوفِ صراط — جائینگے اُسپر سے باصد انبساط
جو کوئی ہوگا گنہگارِ خدا — پار اُسپر سے نہوگا مطلقا
اکطرف میزان رکھّی جائیگی — جس مین تولی جائیگی نیکی بدی
ہو بدی زاید اگر نیکی ہو کم — جائیگا سوئے سقر وہ بدشیم
کم بدی جسکی ہو اور نیکی زیاد — جائیگا بین جنان وہ خوش نہاد
بحرِ احمدؐ بحرِ حیدرؑ یا الٰہ — تو بجل فرما مرے سارے گناہ

خاتمہ

طول دے لایق نہ اب تقریر کو — ختم کر تقریر کو تحریر کو
مثنوی کو توندے زنہار طول — ناپسند عقل ہے بیکار طول
مختصر یہ نظم ہو سبکے پسند — بولعین دریا کو کیا کوزے مین بند
ادّعائے شاعری اصلا نہین — ناز اپنی طبع پر حاشا نہین
اور کچھ مطلب نہین مدِّ نظر — نظم کی ہے بہر تعلیم پسر

یہہ نتیجہ طبع موزونکا ہے صرف — اور نصایح کا یہہ مجموعا ہے صرف
پندہائے حضرتِ لقمان حکیم — شد کنون منظوم از فضلِ کریم
لقمۂ شیرین رکھا ہے اسکا نام — نعمتِ حق ہے اگر لین اس سے کام
پر حلاوت نان وحلوا کی کہان — اور وہ لذت من وسلوا کی کہان
فارسی وہ اور یہہ اردو زبان + — بہر سے ذرّہ کو ہے نسبت کہان
مثنوی اردو ہے اک نان ونمک — جو کہ ہے مقبول عالم آجتک
اُسکے ناظم گذرے ہین مرزا فصیح — تھے نہایت ہند مین حقا فصیح
شور ہے نان ونمک کا جابجا — یہہ فقط لقمہ ہے شیرین ادا کیا
پر دعا میری ہے باقلبِ ملول — یا الٰہی یہہ بھی ہو جائے قبول
لقمۂ شیرین یہہ اے پروردگار — ہو طبیعت کو ہر اک کی خوشگوار
پند کا ایسی نہین اس مین شمول — دل نہ ہر اک کا کرے جسکو قبول
پیٹ حاسد کا مگر بھاری نہو — رنج وغم اوسپر کہین طاری نہو
لقمۂ شیرین کو میرے دیکھکر — منہ مین بھر آئے نہ پانی سر بسر
طبع حاسد کو نہو رب احد — باعثِ ہیجانِ صفرا اے صمد
عیب کچہ اسمین کہین پیدا نہو — نقص بہر نکتہ چین پیدا نہو

کہہ یہہ سال نظم سے فرخندہ پے — اک حلاوت لقمۂ شیرین مین ہے
۱۳ھ ۲۶

سال ہجری طبع کا ہمدست ہو — گن عروس نظم کے اعداد کو
۱۳ھ ۲۶

گن لے چھبیس اکہزار اور تین سے — مثنوی کمتر ین - تاریخ ہے
۱۳ھ ۲۶

سالِ فصلی طبع کا کریون شمار — گن لے تو مقبول دوران تین بار
۱۳۳۹ھ

اب دعا پر مثنوی کو ختم کر — بار الہا مجھکو دے اسکا ثمر

ناجی صاحب ہین جو میرے اوستاد — خوش رہین اور عمر ہو اُنکی زیاد

روز محشر پرسشِ عصیان نہو
بخشدے مجھکو مرے مان باپ کو

قطعۂ تاریخ چکیدۂ کلک گہر سلک پادشاد اقلیم معانی فخر انوری و خاقانی افصح الفصحا و اکمل الکملا عالیجناب مولوی سید اصغر حسین صاحب ناجی مدظلہ العالی

خوب لایق نے مثنوی یہہ کہی — شاد ہر ذیکمال کی ہوئی طبع
۱۳ھ ۲۶

کہا ناجی نے طبع کا یہہ سال — آج صد شکر مثنوی ہوئی طبع

ایضاً تاریخ قلم معجز رقم شاعر نازک خیال شیرین مقال عالیجناب میر دلاور علیخان صاحب دانش مدظلہ العالی

طبعزادِ لایقم اندر سلوک — مثنویِ نیکوی مطبوع شد

از رہِ معنی سزد گر گویمش — مثنویِ معنوی مطبوع شد

گوی دانش مصرع تاریخ طبع | بارک اللہ مثنوی مطبوع شد ۱۳۱۶ھ

ایضاً و لہ فصلی

میر محمود علی لایق برادرزادہ ام | در سلوک و پند گفتہ مثنوی نیکوی
سال فصلی از برآ طبع آن دانش بگو | حمد رب گردید مطبوع طبایع مثنوی ۱۳۱۶ھ

ایضاً طبع زاد ضاحب طبع جناب سید ضمیر الحسین صاحب سدرہ شاگرد حضرت ناجی مدظلہ العالی

جو کہ خالق کے برگزیدہ ھین | رہتے ہین وہ میان بیم و رجا
کبھی عصیان سے اپنے خائف ہین | کبھی کہتے ہین بخشدیگا خدا
عمر بھر کرتے ہین وہ طاعت رب | پر یہہ کہتے ہین آہ کچھ نہ کیا
زندگانی ہی مین فنا ہو کر | سمجھے معنی فان اور یبقی
ذکر و شغل اُنکا فرض لیل و نہار | صبر و شکر اُنکا کام صبح و مسا
عارف حق جو ہین وہ صابر ہین | ساتھ ہے صابرون کے رب علا
صابرون شاکرون کے ذکر مین بھی | ہوتی ہے دل کے آئینہ کو جلا
لایق خوش کلام نے سدرہ | عارفون صابرون کا حال لکھا
نام ہے اُس کا لقمہ شیرین | مثنوی ہے کہ نان اور حلوا
سال تصنیف و طبع لایق نے | مجھسے پوچھا تو مینے اونسے کہا

تمنے لایق یہ لقمۂ شیرین — خوان یغمائے صابرین سے لیا
۷۴۵

ایضاً طبع زاد جناب مولوی سید عباس حسین صاحب عباسؔ شاگرد حضرت ناجیؔ مدظلہ العالی

لایق ذکر مال عمو یم — نظم فرمود مثنوی فی الحال
از سماعت شدہ دلم مفتون — این کلام است یا کہ سحر حلال
جزاہ اللہ جزاک اللہ — بد و عالم بود خجستہ مآل
طبع گردید بہر فیض عام — بعنایاتِ خالقِ متعال
فکرِ تاریخ کرد چون عباسؔ — نظم مطبوع دہر گفتم سال
۱۳۲۶ھ

ایضاً وله فصلی

سیر محمودِ علیؑ نے کی جو نظم — ہو گیا حیران مین سنکر مثنوی
اسمین وہ پند و نصایح درج ہین — ایسی بھی ہوتی ہے کمتر مثنوی
سچ تو یہ ایسی نظر آئی نہین — اور گو دیکھی ہے اکثر مثنوی
کہدیا جب چھاپنے کیواسطے — دیجیے بھیجہ بہتر مثنوی
میری خواہش کو کیا اسدم قبول — مجھکو دیدی بس اٹھاکر مثنوی
مینے دی فخر نظامی مین اوسے — جب وہان سے آئی چھپکر مثنوی
سال فصلی کا کہا عباسؔ نے — چھپگئی ہے دیکھ بہتر مثنوی
۱۳۲۶ھ

ایضاً طبعزاد جناب مرزا علی جعفر صاحب جعفر شاگرد حضرت ناجی صاحب مدظلہ العالی

لایق کو اسکا خالق علام نے وصلہ — تصنیف کی ہر ایک کی مرغوب مثنوی
اک آن دور کرینگو دل چاہتا نہین — ہے زاہدون کے واسطے محبوب مثنوی
کیا کیا ہوین نہ مثنویان طبع خلق مین — ہر اک ہے اسکے سامنے مجبوب مثنوی
ظاہر جو اس سے ہوتے ہین آداب دین کے — جو اہل دین ہین اونکو ہی مطلوب مثنوی
جعفر نے سال طبعکی کی فکر جسگھڑی — آئی ندا کہ طبع ہوئی خوب مثنوی
۱۳۲۶ھ

ایضاً طبعزاد جناب مرزا علی جواد صاحب جواد شاگرد حضرت ناجی صاحب مدظلہ العالی

مثنوی خوب لکھی ہے یہہ واہ — کیون نہ تحسین کے لایق ہون لایق
کہہ جواد اسکی یہہ طبع کا سال — مثنوی چھاپی تحسین کے لایق
۱۳۲۶ھ

ایضاً لہ فصلی

نکیون لایق وصف و مدحت ہون لایق — لکھی خوب یہہ واہ واہ مثنوی
جواد اسکے چھپنے کی تاریخ فصلی — رقم مینے کی۔ حمدا مثنوی
۱۳۱۷ف

ایضاً طبعزاد جناب مولوی محمد دلدار علیصاحب جلا کیل درجہ اول و کامیاب جوڈیشل مدرجہ اعلی شاگرد حضرت ناجی صاحب مدظلہ العالی

میر محمود علی منظوم کرد — خوب در پیوند این موثر مثنوی
فکر تاریخش چو کردم اے جلا — گفت ہاتف ہست نادر مثنوی
۱۳۲۶ھ

RARE BOOK
NOT TO BE ISSUED

ایضاً و لہ

عجب یہ مثنوی منظوم کی ہے — جناب میر محمود علی نے
ہے بندش صاف سب جستہ ہین ابیات — مضامین بھی سنے اب تک نہ ایسے
کئے ہین نظم اس مین وہ نصایح — ہو مفتون گر کوی اکبار سن لے
جلا تو طبع کا یہ سال ہجری — کلام خوب تر چھاپا ہے۔ کہدے
۱۳ ۲۶ھ

ایضاً از تتبع فکر رسا جناب سید پادشاہ علیہ الرضا ضیا لکھنوی معتمد مجلس انتظامی عالیجناب نواب بہادر ام الدولہ بہادر

لایق خوش بیان نے خوب نظم یہ کی ہے مثنوی — پائینگے جس سے حظ کمال ماہر فن ابھی بھی
چھپکے اسے بلطف حق آنے تو دو ظہور مین — ہوگی پسند کامل ہند و دکن ابھی بھی
روح روان نظم ہے مصرع سال یہ ضیا — قالب طبع مین پڑی جان سخن ابھی بھی
۱۳ ۲۶ھ

ایضاً طبعزاد جناب میر کوثر علیہ الرضا کوثر میر منشی دفتر عالیجناب نواب بہادر ام الدولہ بہادر

خوب نظمی نگاشتی لایق — آفرین آفرین بہ طبع روان
مصرع سال طبع کوثر گفت — مثنوی نصیحت یاران
۱۳ ۲۶ھ

ایضاً طبعزاد جناب مرزا لیاقت علیہ الرضا صاحب اخگر شاگرد جناب ضیا صاحب لکھنوی

عجب لایق نے کی ہے مثنوی نظم — کہ سنکر دنگ ہر اک اہل فن ہے
احبا نے جو پوچھا سال ہجری — کہا اخگر نے۔ کیا شیرین سخن ہے
۱۳ ۲۶ھ

ایضاً طبعزاد جناب سید حمید عالم صاحب آسی ماسٹر فرزند مصنف مثنوی ھذا

ہین جو لایق میر محمود علی — شاعر شیوا بیان و نکتہ دان
نظم اونہون نے کی ہے اچھی مثنوی — جسکی ہے تعریف مین قاصر زبان
بھر تعلیم پسر چھپوائی ہے — اور ہدیہ ہے برائے قدردان
بار الہا اوسکو برخوردار کر — علم مین وہ بھی ہو یکتائے زمان
مصرع تاریخ آسی تو یہہ کہہ — کیا کلام شاعر شیرین بیان
۱۳ ۲۶

ایضاً و لہ فصلی

مثنوی ایک لقمہ شیرین — نظم لایق نے کی دکھایا ہنر
درج اس مین نصایح اکثر ہین — ہے یہہ ہدیہ برائے اہل نظر
فکر تاریخ کی جو آسی نے — سال فصلی کہا سخن بہتر
۱۳۱۷ف

ایضاً طبعزاد جناب سید فرخ سلطان صاحب کامل خلف سید محمد سلطان عاقل مرحوم

دوست میرے لایق ذی فہم نے — مثنوی اک نظم کی شکر الہ
صاف صاف ابیات ہین اور عام فہم — نقص سے ہے پاک وہ بے اشتباہ
سال فصلی کہدیا کامل نے یہہ — مثنوی بہتر لکہی ہے واہ واہ
۱۳۱۷ف

ایضاً طبعزاد جناب مولوی میرزا محمد بہادر صاحب وکیل ہائیکورٹ شاگرد عاقل مرحوم دہلوی

میرے لایق دوست محمود علی — جنکو حاصل ہے کمال دوستی
شاعر نازک خیال و علم دوست — اور ہین شیدائے جمال دوستی
مثنوی نے جنکی ظاہر کر دیا — دل سے ہے انکو خیال دوستی
جو نصایح کا ذخیرہ بنگئی — ہے سراسر جس مین حال دوستی
شک نہین الحق مُرتّب مین ذرا — پند ہے لیکن مآل دوستی
مصرعۂ تاریخ یاور نے لکھا — لقمہ شیرین ہے نہال دوستی

۱۳ ۲۶

ایضاً و لہ

مثنوی لایق کی یہ بیمثل ہے — اس مین ہین لولوئے معنی درج
موتیون مین تولئے ہر لفظ کو — ہے یہ گنجینہ گہر کا بیگ
اسکا ہر اک شعر ہے مثل صدف — صاف ہے جس مین دُر معنی
قوم کو لایق نے یاور بے نظیر — مثنوی پند دی ہے دُرفشا

۱۳ ۲۶

تمام شد